R. L. No. 726

اخبار

صداقت ... گورنمنٹ کا وفادار ...

تاریخ سپین

منیجر اخبار الحق دہلی

صفحہ | مطبوعہ پنجم نومبر ۱۹۱۲ء یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۴۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار الحق دہلی

سنہ اجرا ۱۳۳

کلام الامام

معجزہ کی حقیقت اور ضرورت

معجزہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ معجزہ ایسے امر خارق عادت کو کہتے ہین جس کی فریق مخالف نظیر پیش کرنے سے عاجز آجائے۔ خواہ وہ امر بظاہر نظر انسانی طاقتون کے اندر ہی معلوم ہو۔ جیسا کہ قرآن شریف کا معجزہ جو ملک عرب کے تمام باشندون کے سامنے پیش کیا گیا تہا۔ پس وہ اگرچہ بہ نظر سرسری انسانی طاقتون کے اندر معلوم ہوتا تہا لیکن اوس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے تمام باشندے عاجز آ گئے۔ لہذا معجزہ کی حقیقت سمجہنے کے لئے قرآن شریف کا کلام نہایت روشن مثال ہے۔ کہ بظاہر وہ بھی ایک کلام ہے جیسا کہ انسان کا کلام ہوتا ہے لیکن اپنی فصیح تقریر کے لحاظ سے اور نہایت لذیذ اور مصفٰے اور رنگین عبارت کے لحاظ سے جو ہر جگہ حق اور حکمت کی پابندی کا التزام رکھتی ہے اور نیز روشن دلائل کے لحاظ سے جو تمام دنیا کے مخالفانہ دلائل پر غالب آ گئی ہین۔ اور نیز زبردست پیشگوئیون کے لحاظ سے ایک ایسا لاجواب معجزہ ہے جو باوجود گذرنے تیرہ سو برس کے ابتک کوئی مخالف اوسکا مقابلہ نہیں کر سکا۔ اور نہ کسی کو طاقت ہے جو کہ سکے

بنا سکتا نہیں ہرگز بشر ایک پاؤن کیڑے کا

بنانا پھر کلام حق کا کیونکر اوسے آسان ہے

قرآن شریف کو تمام دنیا کی کتابون سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ معجزات اور پیشگوئیون کو بھی معجزات عبارات مین جو اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور فصاحت سے پر اور حق و حکمت سے بہری ہوئی ہین بیان فرماتا ہے غرض اصلی اور ہماری مقصد معجزہ سے حق اور باطل یا صادق و کاذب مین ایک امتیاز دکہلاتا ہے۔ اور ایسے امتیازی امر کا نام معجزہ یا دوسرے لفظون مین نشان ہے۔

معجزہ خدا کی ہستی پر دلیل ہے نشان ایک ایسا ضروری مسئلہ ہے کہ اوسکے بغیر خدا تعالیٰ کے وجود پر بھی پورا یقین کرنا ممکن نہیں۔ اور نہ وہ ثمرہ حاصل ہونا ممکن ہے جو پورے یقین سے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ مذہب کی اصل سچائی خدا تعالیٰ کی ہستی کی شناخت سے وابستہ ہے۔ سچے مذہب کے ضروری اور اہم لوازم مین سے یہ امر ہے کہ اوس مین ایسے نشان پائے جائین جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر قطعی اور یقینی دلالت کرین اور وہ مذہب اپنے اندر ایسی زبردست طاقت رکہتا ہو کہ اپنے پیرو کو خدا تعالیٰ سے ہاتہ سے ہاتہ ملا دے۔ صرف مصنوعات پر نظر کر کے صانع کی فقط ضرورت ہی محسوس کرنا اور اوسکی واقعی ہستی پر اطلاع نہ پانا یہ کامل خدا شناسی کے لیے کافی نہین ہے۔ اور اسی حد تک ٹہرنے والے کوئی سچا تعلق خدا سے حاصل نہین کر سکتے۔ اور نہ اپنے نفس کو جذبات نفسانیہ سے پاک کر سکتے ہین اس سے اگر کچھہ سمجہا جاتا ہے تو صرف اسقدر کہ اس ترکیب محکم اور صنعت اعظم کا کوئی صانع ہونا چاہیے۔ نہ یہ کہ در حقیقت وہ صانع ہے اور اب بھی موجود ہے اور ظاہر ہے کہ صرف ضرورت کا محسوس کرنا ایک قیاس ہے جو رویت کا قائمقام نہین ہو سکتا اور نہ رویت کے پاک نتائج اوس سے پیدا ہو سکتے ہین۔ پس جو مذہب انسان کی خدا شناسی کو صرف ہونا چاہیے کے ناقص مرحلہ تک چہوڑتا ہے وہ اوسکی عملی حالت کا چارہ گر نہیں ہے۔ اور ایسا مذہب ایک مردہ مذہب ہے جس سے کسی پاک تبدیلی کی توقع رکہنا طمع خام ہے۔

واضح رہے کہ محض عقلی دلائل مذہب کی سچائی کے لئے کامل شہادت نہین ہو سکتی۔ اور یہ ایسی مہر نہین ہے کہ کوئی جعلساز اوسکے بنانے پر قادر نہ ہو۔ بلکہ یہ تو عقل کے چشمہ عام کی ایک گہری منصوبہ ہو سکتی ہے۔ پہر اس بات کا کون فیصلہ کرے کہ عقلی باتین جا بجا مسروقہ:

پولوس یہودی

موجودہ مذہب عیسوی کا بانی پولوس نامی ایک یہودی تھا جو پہلے ساؤل نام سے مشہور رہتا جسکے معنے گدا گر کے ہین یہ حضرت عیسے علیہ السلام اور آپ کے حواریون کا سخت ترین دشمن اور آزار رسان تھا۔ بعد وفات عیسے علیہ السلام کے اُس نے اپنے تئین عیسائی ظاہر کیا۔ مگر در پردہ ایک نیا مذہب تراشکر مسیحیت سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ حواریون اور مسیح سے اپنی دشمنی کا اظہار اپنی تحریر مین کرتا ہے۔ یہ تحریر لوقا شاگرد پولوس نے اعمال کی کتاب مین اپنے استاد کی زبانی اور گلیتون مین خود پولوس نے یون بیان کی ہے۔

پولوس قدیم سے دشمن مسیح تھا

مین یہودی ہون قلقیہ کے شہر ترسس مین پیدا ہوا لیکن اسی شہر مین میری پرورش ہوئی اور گملئیل کے قدمون پر باپ دادون کی شریعت کی باریکیون مین تربیت پائی۔ اور خدا کے لئے ایسا غیر تمند تھا جیسے تم سب آجکے دن ہو۔ چنانچہ مین نے مردون اور عورتون کو باندھ کے اور قید خانہ مین ڈالکے اس (مسیحی) طریقہ والون کو موت تک ستایا۔ (اعمال ۲۲) اور گلتیون ۱ مین پولوس کہتا ہے کہ تم نے میری اگلی چال جب مین یہودیون کے طریق پر چلتا تھا سنی ہے کہ کیونکر مین خدا کے کلیسیے کو نہایت ستاتا اور ویران کرتا تھا۔

اس بیٹے نانس یہودی نے جب دین عیسوی کو بگاڑنا چاہا تو ایک عجیب بہروپ بہر کر اور چالبازی کر کے اپنے تئین مسیح کا رسول ظاہر کیا۔ مگر اپنے تبدیل مذہب کے قصے کو ایسا ملمع چڑھا کر لکھا کہ بیچارے سادہ لوح کم عقل انسان اوس کے فریب مین آ گئے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

پولوس کا تبدیل مذہب کر کے عیسائی کہلانا

"لیکن جب خدا کی مرضی ہوئی جس نے مجھے میری مان کے پیٹ ہی مین سے الگ کیا اور اپنے فضل سے بلایا کہ (۱۶) اپنے بیٹے کو مجھ پر ظاہر کرے تاکہ مین اوس کی انجیل غیر قومون کے بیچ سناؤن تب فوراً مین نے گوشت اور لہو سے صلاح نہ لی نہ یروشلم کو اون پاس جو مجھ سے پہلے رسول تھے گیا۔ پر مین عرب کو گیا اور وہان سے دمشق کو لوٹا" گلتیون ۱

دیکھو اس جگہ مان کے پیٹ ہی مین سے غیر قومون کو انجیل سنانے کے لئے منجانب اللہ مقرر ہونیکا اقرار کرتا ہے۔ اسی لئے شاید یروشلم کے کلیسیا کے پاس بپتسمہ لینے نہین گیا اور عرب کو چلا گیا۔ آگے آیت ۲۰ مین لکھتا ہے کہ "اب جو باتین مین تم کو لکھتا ہون دیکھو خدا کے آگے کہتا ہون کہ وہ جھوٹی نہین"۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ پولوس سچ ہی بولتا تھا۔ مگر تبدیل مذہب کا قصہ سنکر آپ حیران ہونگے کہ ایک ہی واقعہ کو دو طرح کس طرح بیان کیا ہے؟ دیکھو پولوس کا شاگرد رشید لوقا تبدیل مذہب کے قصے کو اسطرح بیان کرتا ہے کہ "ہنوز ساؤل (پولوس) خداوند کے شاگردون کے دھمکانے اور قتل کرنے مین دم مارتا ہوا سردار کاہن کے یہان گیا (۲) اور اوس سے دمشق کے عبادت خانون کے لئے اس مضمون کے خط مانگے کہ اگر مین کسیکو اس (مسیحی) طریق پر پاؤن کیا مرد کیا عورت اوسے باندھ کے یروشلم مین لاؤن (۳) اور جاتے جاتے ایسا ہوا کہ جب دمشق کے نزدیک پہونچا تو ایکبارگی آسمان سے ایک نور اوسکے چوگرد چمکا (۴) تب وہ زمین پر گر پڑا اور اوس نے ایک آواز سنی جو یہ کہتی تھی کہ اے ساؤل (پولوس) اے ساؤل تو مجھے کیون ستاتا ہے (۵) اوس نے پوچھا کہ اے خداوند تو کون ہے؟ خداوند نے کہا مین یسوع ہون جسے تو ستاتا ہے پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے (۶) اوس نے کانپ کر اور حیران ہو کر کہا اے خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ مین کرون خداوند نے اسے کہا اٹھ اور شہر مین جا اور جو تجھے کرنا ہے تجھ سے کہا جائیگا (۷) اور وہ مرد جو اس کے ہمراہ تھے حیران کھڑے رہ گئے کہ آواز تو سنتے پر کسی کو نہ دیکھتے تھے (۸) اور ساؤل زمین پر سے اٹھا اور آنکھ کھول کے کسی کو نہ دیکھا۔ تب وہ اوسکا ہاتھ پکڑ کے دمشق مین لیگئے"۔ اعمال ۹ ایت ۱ سے ۸

اس جگہ نزول نور اور صدائے خداوند کا ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ اوس نور کو جو پولوس صاحب پر نازل ہوا تھا۔ پولوس کے ساتھیون نے نہین دیکھا مگر آواز خداوند کو ضرور سنا۔

اب اس کے خلاف اسی اعمال کی کتاب کا باب ۲۲ آیت ۶ سے ۱۱ تک ملاحظہ کرو جس مین مصنف اعمال لوقا صاحب اپنے استاد پولوس کا فرمودہ جو پولوس نے اپنی زبان سے بیان کیا یون لکھتے ہین کہ "میرے ساتھیون نے نور تو دیکھا اور ڈر گئے لیکن اس کی آواز نہ جو مجھے بلاتا تھا نہ سنی"

ویداور دہرمپال

حسن اتفاق ہی سے بہت نازان تھے ولیکن آریہ
رنگ لائی آخر انکی وہ استہ بدھی ایک دن

مہاشہ دہرمپال نے اندر کا تازہ ماہواری نمبر بابت ماہ نومبر ۱۹۱۲ء "ویداور سوامی دیانند" کے ٹائٹل سے شایع کیا ہے۔ اور بغرض اظہار راے ہمارے پاس بھی بھیجا ہے۔ یہ نمبر ۱۴ صفحہ کا ہے۔ اس مین صرف اس امر کو ثابت کیا گیا ہے کہ "وید خدا کا کلام نہین" جو دلائل اس بحث اور تحقیقات کے متعلق اندر مین دئی ہین۔ اُن کا مختصر سا نمونہ ہم اپنے اس مضمون مین دکھاینگے۔ ایسے تمام دلائل جو بر مسلمات پنڈت دیانند صاحب دہرمپال نے پیش کئے ہین۔ اس مین شک نہین کہ وہ بڑے زبردست اور مضبوط ہین۔ اور دیانندی دوستون کی خاص توجہ کے قابل۔ مگر کیا ہم توقع رکھنی چاہیے کہ دیانندی اوسی تہذیب اور شائستگی سے جس متانت کے ساتہہ دہرمپال نے ان تحقیقات کو پیش کیا ہے۔ دہرمپال جی کا جواب دینگے؟ وید باید

اگرچہ مہاشہ دہرمپال کی جدید تحقیقات اور تازہ معلومات کا نتیجہ محقق مذکور کے موافق یہ ہوا ہے کہ اوس نے ویدون کو کھلے الفاظ مین آنسانی اوہام کا مجموعہ قرار دیکر اعلان کر دیا ہے کہ

"مین صاف الفاظ مین بتا دینا چاہتا ہون کہ ایک عرصہ تک میرا یہہ دلی اعتقاد رہا ہے کہ وید خدا کا کلام ہے لیکن اب میرا یہ اعتقاد نہین ہے اگر ان اصحاب مین سے جو کہ ویدون کو ابھی تک خدا کا کلام مان رہے ہین۔ کوئی شخص دلائل و واقعات کی بنا پر اس بات کو ثابت کر دے کہ ویدون کو خدا کا کلام نہ ماننا میری غلطی ہے تو مین فوراً اپنی غلطی کی اصلاح کرلونگا۔" ملخصاً صـ۱

مہاشہ دہرمپال جی کا یہہ بیان نہایت معقول ہے۔ دیانندیون کا سب سے پہلا فرض یہہ ہونا چاہیے کہ وہ بر بنا واقعات صحیحہ دہرمپال کو ساکت و لاجواب کرین۔ گالیان دیکر اور اسکو بُرا بھلا کہکر اگر ویدون کا کلام الٰہی ہونا ثابت کرینگے تو یہہ اون پر بے نظیر اور ناقابل بیان ڈگری اڈیٹر اندر کی ہوگی۔ کیونکہ دہرمپال نے جس معیار پر ویدونکو الہامی ماننے سے انکار کیا ہے وہ دیانند صاحب کا خود تراشیدہ اور مسلمہ معیار ہے۔ اسلیئے دہرمپال اندر مذکور کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہین کہ

"اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ تم ویدون کا محقق یا سکالر کس کو کہتے ہو؟ میرے کان مین آواز آتی ہے کہ ویدون کا سب سے بڑا محقق سوامی دیانند تہا۔ اب مجہے اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ سوامی دیانند جیسا ویدون کا محقق ویدون کے بارے مین ہمین کیا خبر لاکر دیتا ہے۔ جب مین سوامی دیانند کی تحقیقات پر گہری نظر مارتا ہون تو مین اس نتیجہ پر پہونچتا ہون کہ دراصل سوامی دیانند ویدون کو خدا کا کلام ماننے مین دیانتدار نہین تھا میرے یہہ الفاظ چونکا دینے والے معلوم ہونگے۔ لیکن مین سوامی دیانند کی ہی تحریر سے اس بات کو ثابت کرونگا۔ صـ۶

عام عدالتون مین بھی یہی دستور دیکھنے مین آتا ہے کہ ملزم پر فرد جرم لگانے سے پیشتر اوس کے بیان کو سن لیا جاتا ہے۔ پس لازمی ہے کہ پہلے ہم اس بات کی پڑتال کرین کہ جن ویدون کو سوامی دیانند نے الہامی مانا ہے ان کے بارے مین اونکا اپنا بیان کیا ہے۔ اگر سوامی دیانند کے وید بہاشیہ کے ذریعہ ویدون مین سے کوئی ایسی بات ثابت ہوتی ہو جو کہ برہمنون کے ہاتہہ مین جاکر دنیا مین کشت و خون کا باعث ہونے کا احتمال رکہتی ہو تو سوامی دیانند کے حق مین جسقدر سخت سے سخت الفاظ استعمال کئے جائین وہ کم ہین۔ لیکن اگر سوامی دیانند کے وید بہاشیہ سے وید بالکل خیر و برکت کا مجموعہ ثابت ہوتے ہون تو ہر ایک شخص کو دیانند کے نام پر نعرہ آفرین بلند کرنا چاہیے۔" صـ۱۳

یہان تک تو ہمنے اندر کی تمہید کا خلاصہ جس سے دہرمپال کی پوزیشن صاف ہوجاتی ہے نقل کیا ہے۔ اب ہم مختصر طور پر یہ دکہاتے ہین کہ آیا اسکے مطابق مصنف یا اڈیٹر اندر نے عمل بھی کیا ہے یا نہین؟ اگر اس کے مطابق ہی حسب بیان و اصول مسلمہ دیانند صاحب دہرمپال نے اپنی تحقیقات پیش کی ہے تو ہر ایک دانا اور صحیح الحواس انسان کو دہرمپال کا مشکور ہوکر اس تحقیق مین دہرمپال کی دیانتداری کا معترف ہونا چاہیئے اور اگر ایسا نہین تو دہرمپال کو بھی غدار بلکہ اس سے بھی کسی سخت

الفاظ کا مستحق سمجھنا ضروری ہے۔

اندر زیر ریویو مین چند فصلین قائم کر کے دھرمپال صاحب نے اس تحقیقات کا مبطل ناظرین کے سامنے پیش کیا ہے۔ دوسری فصل مین وہ اس بحث کو شروع کرتے ہوئے لکھتے ہین

مین کہہ چکا ہون کہ کسی مذہب یا شخص پر نکتہ چینی کرنے سے پیشتر اسبات کا جاننا ضروری ہے کہ اوس مذہب یا اوس شخص کے کونسے مسلمات ہین جنکو وہ اپنے نزدیک اعلے سے اعلے قرار دیتا ہے وہ کونسی کتاب کو اپنے نزدیک بہترین کتاب سمجھتا ہے۔ یہہ نہایت ضروری امر ہے کہ پہلے فریق ثانی کے بیان کو غور اور صبر سے سنا جاوے کہ وہ کیا کہتا ہے اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے اسبات کی تحقیقات کرنی چاہئی کہ آیا سوامی دیانند ویدون کو الہامی یا منزہ عن الخطا ماننے کی وجہ سے (بقول مسٹر ہیوم) واقعی غدار تھا یا نہین؟ اور وید درحقیقت خدا کا کلام ہو سکتے ہین یا نہین؟ لازمی ہے کہ سب سے پہلے سوامی دیانند کے بیان کو نہایت غور سے سن لیا جاوے" صفحہ ۱۴

ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند کی کتاب ہے۔ اس لئے اگر کسی نے دیانند کے مسلمات یا خیالات کا صحیح صحیح پتہ لگانا ہو تو اسکو اس کتاب کو پڑھنا چاہئے جو کہ سوامی دیانند کی مستند تصنیف خیال کی جاتی ہے۔ صفحہ ۱۵

یہان تک لکھکر مہاشہ دھرمپال نے ستیارتھ پرکاش سے پنڈت دیانند صاحب کے تردیدی اقوال جو ہندوؤن کے بعض فرقون چارواک۔ بدھ۔ جینی وغیرہ کے متعلق تھے نقل کر کے دکھایا ہے کہ ویدون کے مخالف بعض دیگر فرقہ ہائے ہنود کی کیا رائے ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے بارھوین سمولاس مین پنڈت دیانند صاحب نے "چارواک" فرقہ کی تردید کرتے ہوئے اون کے عقائد متعلقہ وید کو اسطرح نقل کیا ہے کہ

وید کے بنانے والے بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر یعنی راکشس ہین یہہ نہین ہین۔ جربھری۔ ترپھری وغیرہ پنڈتون کے مکاری باتین ہین۔ دیکھو دھرتون کی کارروائی کہ گھوڑے کے لنگ کو عورت پکڑے یجمان کی عورت کا اسکے ساتھہ ہم صحبت کرانا وغیرہ جو لکھا ہے یہہ دھورتون کے سوائے اور کسی کا کام نہین ہو سکتا۔ اور جہان گوشت کھانا لکھا ہے وہ وید کا حصہ راکشس کا بنایا ہوا ہے" مستند ترجمہ ستیارتھ طبع اول صفحہ ۵۳۲

مذکورہ بالا رائے یا عقیدہ چارواک مذہب والون کا ویدون کے متعلق ہے جسکو ستیارتھ پرکاش مین نقل کیا ہے۔ ایڈیٹر اندر لکھتا ہے کہ

اگر اس رائے کو صحیح تسلیم کر لیا جاوے تو وید قابل ترک ہو جاتے ہین۔ لیکن سوامی دیانند اس رائے کو غلط قرار دیتا ہے۔ اور اسکا یہہ جواب سوامی دیانند نے دیا ہے کہ "اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھنے سنے یا پڑھے ہوتے تو کبھی اسطرح ویدون کی مذمت نہ کرتے۔ البتہ مہیدہر وغیرہ (مفسرین وید) بھانڈ دھورت اور نشاچر تھے۔ یہہ ان کی مکاری ہے ویدون کا قصور نہین ہے۔ لیکن چارواک۔ ابھانک۔ بودھ اور جینیون پر افسوس ہے کہ انہون نے چارون ویدون کو نہ سنا نہ دیکھا اور نہ کسی عالم سے پڑھا اسی وجہ سے ان کی عقل ماری گئی سچ تو یہ ہے کہ جنہون نے ویدون کی مخالفت کی اور کرتے ہین یا کرینگے وہ جہالت کے اندھیرے مین پڑے ہوئے سکھہ کے عیوض جتنا بھی دکھہ پاوین اتنا ہی تھوڑا ہے۔ اس لئے کل نوع انسان کو وید کے مطابق چلنا نہایت واجب ہے" مستند ترجمہ ستیارتھ پرکاش طبع اول صفحہ ۵۳۳

مہاشہ دھرمپال دیانند جی مہاراج بانی آریہ سماج کے ان سخت اور بیہودہ الفاظ کو جو مخالف ہندوؤن کے متعلق دیانندی زبان سے سرزد ہوئے ہین نقل کر کے نہایت ہی منصفانہ طریق سے اپنی رائے کا اظہار اسطرح کرتا ہے کہ

اسکا فیصلہ اس وقت تک نہین ہو سکتا جب تک اسبات کو تسلیم یا کم از کم فرض نہ کر لیا جاوے کہ واقعی سوامی دیانند کا دام مارگیون کی طرف [illegible] ون کے بارے مین جو خیال ہے وہ درست ہے۔ پس لازمی بات ہے کہ سوامی دیانند

اور ویدون کی پوزیشن کو سمجھنے کے لئے ہم اگر دلسے
نہین تو کم از کم حقیقت کو جاننے کی خاطر سوامی دیانند
کے قدمون مین بیٹھکر ان باتون کا اقرار کرین کہ
(۱) چارواکس والون نے نہ ویدون کو پڑھا۔ نہ سنا۔
نہ دیکھا ویدون کا ثانی عالم سوامی دیانند تھا۔
(۲) مہیدہر وغیرہ مفسرین بھانڈ۔ دہورت نشاچر اور وام
مارگی تھے۔ ان کی تفاسیر ہرگز قابل اعتبار نہین ہین
بلکہ ان کے مقابلہ مین سوامی دیانند کی تفسیر مستند ہے
کیونکہ وہ با قد عالم۔ فاضل۔ یوگی۔ رشی اور مرتاض تھا۔
(۳) چارواک نے ابہانک۔ بودہ جینیون نے نہ ویدون
کو پڑھا نہ سنا نہ دیکھا اس لئے ان کی عقل ماری گئی۔ مگر
سوامی دیانند نے ویدون کو پڑھا۔ سنا۔ دیکھا بلکہ ان کا
بہاشیہ (تفسیر) بھی کیا اور کہ وہ ہر ایک قسم کی جہالت
سے پاک تھا۔
(۴) جن لوگون نے دیسی شرحین لکھی ہین وہ پاپی ہین مگر
سوامی دیانند نے جو تفسیر لکھی ہے اور اس مین ویدون
کی کوئی مذمت نہین اس لئے اس تفسیر کو پڑھنے والے
ثواب کے مستحق ہین۔
سوامی دیانند کے قدمون مین بیٹھکر اب یہ پرارتھنا ہے
کہ ویدون کی جن تفاسیر کو آپ نے غلط قرار دیا ہے
وہ واقعی غلط ہین اب آپ فرمایا کرتے کہ ہمین یہی تفسیر
و شنیہ کہ ہم جو وید جلیا کے بارے ہین وام مارگیون کی
تفسیرون کو پڑھ پڑھ کر حیران ہو رہے ہین آپ اپنی
تفسیر سے ویدون پر ہمارا اعتقاد جما دیجئے اور ہم انکو خدا کا
کلام ماننے لگ جائین نعوذ باللہ

اقتباس بالا دہرمپال صاحب کی تازہ تحقیق پر روشنی
ڈالتا ہے کہ ایڈیٹر اندر کس صفائی سے ویدون کے متعلق صحیح نتیجہ پر
پہونچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وہ بار بار دیانند کی تفسیر کو کیا اپنا
ماخذ قرار دیتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اسلئے کرتا ہے کہ تا دیانندی گروہ جو
ویدون کو دیانندی بہاشیہ کی مطابق خدا کا کلام مانتا ہے کوئی بہانہ
وحیلہ نہ تراشے اور اپنے مسلمات سے ہی ملزم ہو جاوے۔ آگے تیسری
فصل مین دیانندی معیار لیکر چوتھی فصل مین ویدون پر نکتہ چینی شروع کی ہے۔

اور اس معیار پر جسپر دیانندجی نے دیگر مذاہب مثلاً اسلام اور عیسائیون
وغیرہ کی الہامی کتابون کو اپنی ناواقفی اور بیعلمی سے خدا کا کلام یا الہامی ہونے
سے خارج کیا ہے۔ ویدون کی پڑتال کرکے دکھلائی ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر تیسری
فصل کے شروع مین ایڈیٹر اندر لکھتا ہے کہ

سوامی دیانندجی ستیارتھ پرکاش کے ساتوین سملاس
(باب) "ایشور پرارتھنا (خدا سے دعا) کا مضمون درج
کرتے ہوئے لکھتے ہین

" اس قسم کی پرارتھنا (دعا) کبھی نہ کرنی چاہئیے۔ اور نہ پرمیشر
اسکو قبول کرتا ہے۔ جیسے کہ یہ کہ اے پرمیشر آپ
میرے دشمنون کو فنا کرو۔ مجھ کو سب سے بڑا اور میری
ہی نیک نامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جائین وغیرہ وغیرہ
کیونکہ اگر دونون دشمن ایک دوسرے کی فنا کے واسطے
پرارتھنا (دعا) کرین تو کیا پرمیشور دونون کو فنا کر دیوے۔
اگر کوئی کہے کہ جس کی محبت زیادہ ہوگی اس کی پرارتھنا (دعا)
سپھل (قبول) ہو جاویگی۔ تو ہم کہہ سکتے ہین کہ جسکی محبت
کم ہو اوسکا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہئیے۔ ایسی جہالت
کی پرارتھنا (دعا) کرتے کرتے کوئی ایسی پرارتھنا (دعا) بھی
کرنے لگ جاویگا کہ اے پرمیشور آپ روٹی بناکر ہمکو کھلائے
میرے مکان مین جھاڑو لگائیے۔ کپڑے دہو دیجئے اور
کھیتی باڑی بھی کرو دیکھئے ستیارتھ پرکاش مستند ترجمہ
مطبوعہ بار اول صفحہ ۲۴۱

(باقی دارد)

گوشت خوری اور آریہ سماج

گوشت خوری کے خلاف دیانندی مہاشے
اسقدر منہ پر جھاگ لاتے ہین جسسے
ایک ناواقف اور دیکھنے والے انسان کو
یہ معلوم ہوتا ہے کہ جتنا پاپ اور برائی
گوشت خوری مین ہے۔ دیانندی مشن مین شاید کسی اور عمل (فعل) مین نہ ہو
مگر ساتھ ہی جب یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ سماجی مہاشیون مین اچھے خاصے بھی
موجود ہین جو نہ صرف گوشت خور ہین بلکہ گوشت خوری کو ویدون سے جائز
بتلاتے ہین۔ تو حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ پارٹی دیانندیون مین زور
دار ہے۔ ہان زبانی جمع خرچ سے تو گوشت خوری کو معیوب و ناجائز اور
حیوانی خوراک اور خدا جانے کیا کیا نہین کہا جاتا۔ دل سے کوئی بھی مخالف
نہین ہے۔ اور دو مشہور پارٹیان جو آریون مین بنام گہاس پارٹی اور ماس پارٹی

موسوم ہے ایک گہاس پارٹی میں بہی جسکے لیڈر منشی رام جی گورنر گوروکل کانگڑی ہیں اب تازہ معلومات سے پتہ لگتا ہے کہ گوشت خور ہیں جو گوشت کہانیکو از روئے وید گناہ نہیں سمجہتے - چنانچہ اس جدید تحقیقات کا مشتہر آریہ گزٹ لاہور ہے جس نے نہایت منشی رام جی کے ستدھرم پرچارک سے اس نئی دریافت کو ظاہر کیا ہے - اور لائل گزٹ نے اوسپر حسب ذیل نوٹ لکہا ہے

"آریہ سماج کے خرمن اتفاق میں گوشت خوری کا سوال چنگاری کہا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ سماج میں دو پارٹیوں کی نااتفاقی کا اصل باعث یہی سوال ہے - لالہ ہنسراج کی پارٹی میں دیو تعلیم یافتہ کالج پارٹی ہے - الحق گوشت ممنوع نہیں سمجہا جاتا - اور بہت لوگ آزادی سے کہاتے اور گوشت خوری کو وید انکول (مطابق وید) بتلاتے ہیں - لیکن لالہ منشی رام صاحب گورنر گوروکل کانگڑی گوشت خوری کے سخت مخالف اور اوسے وید ورودہ (خلاف وید) قرار دیتے ہیں اور صرف اسی قصور میں کالج پارٹی والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے رہتے ہیں - لیکن اب ہمعصر آریہ گزٹ نے لالہ منشی رام جی کی ایک ایسی تحریر پیش کی ہے جس سے قیاس لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اصل نفاق کی وجہ گوشت خوری نہیں بلکہ لالہ منشی رام جی کی خود پسندی ہے - گوشت خوری صرف دکہانیکے دانتوں کے مصداق رہا ہوا ہے - ورنہ گوروکل پارٹی کے حضرات بہی گوشت خوری کو وید ورودہ (خلاف وید) نہیں مانتے - چنانچہ ۳۰ جون سنہ ۹ء کے ستدھرم پرچارک میں لالہ منشی رام جی خود ... متعلق وار قام فرماتے ہیں کہ کتنے برہمن یہ ہے کہ گوروکل پارٹی میں ایسے آدمی نہیں ہیں جن سے یہی سپشٹ پوچہا جائے اور انہیں گرو ... کردیا جائے تو ان کو یہہ ماننا پڑیگا کہ وے ہمی مانس بہکشن (گوشت خوری) کرتے ہیں - ... (فصل) کو وید ورودہ و پاپ نہیں سمجہتے"!

ہم ... لالہ منشی رام جی جس اسوال کو آڑ لیکر کالج پارٹی والوں کو ... رہتے ہیں وہ اپنی اس تحریر کو غور سے پڑہیں - لائل گزٹ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰ء صفحہ ۹

ملک محمد بخش صاحب

نے اسٹریلیا سے مبلغ عہ الحق کی امداد اور نیز دیگر غیر احمدی برادران کے نام اخبار جاری کرنیکے لئے بہیجے ہیں - جزاہم اللہ احسن الجزا - خدا ملک صاحب کو اپنے فضل و کرم سے حفاظت میں رکہے اور ہمیشہ شاد و بامراد رہیں - ایک پرچہ اون کے والد بزرگوار کے نام بمقام لاہور اور دوسرا ایک نائب تحصیلدار صاحب کے نام بمقام امرتسر جاری کردیا ہے اور انکی مطلوبہ کتب بہیجدی ہیں -

ضرورت ہے

ایک احمدی دوست کو سوط الفادیانی نام کتاب کی ضرورت ہے جو بجواب درة الدرانی حیدرآباد سے شایع ہوئی تہی - اگر کسی حیدرآبادی دوست کے پاس ہو یا بقیمت مل سکتی ہو تو بذریعہ وی پی راقم خادم الحق کے نام بہیجدیں -

اشد ضرورت ہے

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ء کی جس میں امرتسری منکر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارہ ار اپریل والے کا جواب دیا ہے - احقر خادم الحق کو سخت ضرورت ہے اگر کسی دوست کے پاس ہو تو بہیجدیں - گروا پس نہیں دیاجائیگا -

ہینڈبل نمبر ۲

مجمع الاخوان یعنی احمدیہ ینگ مین ایسوسیا ایشن لاہور کیطرف سے دوسرا ہینڈبل تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق شایع ہوا ہے - اسکی سرخی "معیار الصادق" ہے جس میں مخدوم الملت جناب مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی تقریر مندرجہ الحکم کو شایع کیا گیا ہے - ایسے ہینڈبل کثرت سے احمدیوں کیطرف سے شایع ہونے ضروری ہیں - یہ ٹریکٹ ۲ پائی کا ٹکٹ بہیجنے پر یا برائے تقسیم ۸ر فیصدی کے حساب سے سکرٹری صاحب احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور سے مل سکتے ہیں -

فیصلہ خدائی اور مسلمات ثنائی

رسالہ احمدی بابت جون - جولائی - اگست سنہ ۱۲ء مندرجہ عنوان نام سے شایع ہوگیا ہے اس رسالہ میں سیر کن بحث ثنائی مسلمات پر کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امرتسری منکر کا زندہ رہنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وفات پانا ہی صداقت حضرت اقدس کی دلیل محکم ہے - اسکے خلاف اگر حضرت اقدس علیہ السلام زندہ رہتے اور ثنا ء اللہ مرجاتا تو مخالفین و منکرین کیلئے اس سے حجت یا الزام نہ قائم ہوتا - اور اس رسالہ کے ساتھ عکس اوس اصل مسودہ دستخطی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اتار کر لگایا گیا ہے جو ۱۵ اپریل سنہ ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثناء اللہ کے نام لکہا تہا اور ثناء اللہ نے اوس طریق فیصلہ سے انکار کیا تہا - علاوہ ازیں ۱۵ اپریل ... فی پرچہ ... ملیگا

سفرنامہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی جمالی

گذشتہ سے پیوستہ

اور جو یہ نہو تو عدالت موجود ہی ہے پہلے ہماری طرف سے عدالت میں جانا اچھا نہیں ہے پس بھائی صاحب نے ایسا ہی کیا جو جود غوید ار زمین و اسباب متدعویہ پر کھڑے ہوے تھے سمجھایا اور سب نشیب و فراز نفع و نقصان ان کو دکھلایا اور کئی گانون کے نمبرداروں ذیلداروں کو جمع کیا لیکن طمع را سہ حرف است و ہر سہ تہی وہ نہ سمجھے اور خواہ مخواہ زمین اور اسباب پر قبضہ کر لیا آخر کار آخر العلاج الکی بھائی صاحب نے عدالت میں مقدمہ پہنچا دیا۔ مین نے یہہ سب کیفیت حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی خدمت مین پیش کی فرمایا اندو بیٹھے بیٹھے خدا سے کیا کیا کچھہ لے لیا بیشک خدا مبارک کرے اپنا حق چھوڑنا نہین چاہیے پھر مین نے حضرت اقدس امام ربانی امتدادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین یہہ سب ماجرا من وعن عرض کیا حضرت اقدس یہہ بات سنکر ہنسنے لگے اور بڑی دیر تک اس معاملہ مین بات کہتے رہے اور حالات مقدمہ کے دریافت فرماتے رہے آخر مین فرمایا کہ اپنے حق کو چھوڑنا نہین چاہیے پھر مجھکو ملنے کی حضرت اقدس علیہ السلام سے فرصت نہ ملی اور مین نے ایک عریضہ کے ذریعہ سے اجازت چاہی آپ نے یہہ عبارت اس عریضہ کی پشت پر تحریر فرمائی جس کے ذریعہ اجازت جانے اور حق کی طلب کی مل گئی اور وہ عبارت یہ ہے۔[1]

پس مین مع اہل وعیال حسب الاجازت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وحضرت خلیفۃ المسیح دارالامان سے روانہ ہونیکو تھا تو اس سے ایک روز پہلے میرے بڑے برادر شاہ خلیل الرحمن صاحب جمالی کا خط آیا کہ مین ایک مقدمہ کی ضرورت کے لئے لدھیانہ آیا ہوا ہون اور ایک صورت مقدمہ کی کامیابی کی نسبت غیب سے خدا نے پیدا کی ہے اور وہ بغیر تمہارے آئے بن نہین سکتی لہذا تم سرساوہ مت پہنچنا بلکہ لدھیانہ آجاؤ پھر ہم تم ساتھ ساتھ سرساوہ چلین گے پس مین قادیان شریف سے لودھیانہ کو روانہ ہوا نرالی سواریان تو یکہ مین سوار ہوئین اور مین حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر ہوا دروازہ پر دستک دی تو آپ نے اندر سے فرمایا کون صاحب ہین مین نے عرض کی کہ سراج الحق ہے فرمایا صاحبزادہ صاحب ہین اچھا اندر آؤ مین اندر گیا فرمایا اب جاتے ہو مین نے عرض کی کہ ہان فرمایا جلد آنے کی کوشش کرنا زندگی کا کچھہ اعتبار نہین پھر اور بلاؤں کے دن ہین اور جب فرصت ملے تب ہی آجانا نہین سستی نہ کرنا مین نے کہا حضور بھی دعا مین یاد رکھین تاکہ اللہ تعالےٰ کامیابی کے ساتھہ واپس دارالامان مین لائے۔ پھر مین حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت مین حاضر ہوا اور سب حالات عرض کئے آپ نے خوشی سے اجازت دی اور آنیکے لئے بار بار فرمایا اور دعا بھی کی۔

پس ہم دارالامان سے مع اہل وعیال چلکر لدھیانہ پہونچ گئے تو برادر مکرم لدھیانہ مین ملے جب مین امرتسر سے ریل مین سوار ہوا تو اس گاڑی مین ایک مین اور میرے ساتھہ مرزا عنایت بیگ ہانسوی اور دو ہندو جن مین ایک سنار اور ایک شاید کھتری تھا اور باقی تمام سکھ صاحب تھے سنار نے آگ سلگا کر چلم بھرنی چاہی اور کھتری نے آگ سلگانے مین مدد دی کیونکہ دونون حقہ پینے کی عادت رکھتے تھے اور سکھون کو حقہ سے نفرت ہے انھون نے کہا کہ چلم نہ بھرو سنار نے نہ مانا اور آگ طیار کر کے چلم بھر لی اور سکھون کی طرف سے تکرار کی نوبت پہونچی۔ مین نے نرمی سے سکھون کو کہا کہ تم تکرار کیون کرتے ہو تو وہ بولے کہ ہم حقہ نہین پیتے اور ان دونون کو ہم حقہ نہ پینے دینگے ہمارے گورو صاحب نے اسکو منع کیا ہے مین نے کہا کہ گورو صاحب نے تو شراب سے بھی منع کیا ہے دونون حکم ماننے ضروری ہین یہ خوب بات ہے کہ ایک چیز چھوڑنی اور ایک پکڑنی بلکہ بخوشی اور بے خوف استعمال کرنی اور پھر گورو صاحب نے تو زنا کاری رنڈی بازی سے بھی روکا ہے حالانکہ اس فحش حرکت سے بھی تم پرہیز نہین کرتے یہانتک کہ بھنگن اور چماریون سے بھی نہین ٹلتے بڑی اور کبیرہ گندی چیزون سے نہ بچنا اور ایک ادنےٰ نشے کے استعمال سے جو وہ بھی دوسرا شخص اسکو کرتا ہے جو تمہارے مذہب کا نہین ہے چڑنا فساد اور تکرار کرنا اسی کا نام گورو صاحب کی تابعداری و فرمانبرداری ہے اور حقہ سے گورو صاحب نے تمکو منع کیا ہے نہ ان کو یہہ لوگ تو گورو صاحب کو ہی نہین مانتے ان کے حکم تو کیا مانینگے اور تم لوگ خود ہی گورو صاحب کے حکم کی تعمیل نہین کرتے اس چھوٹی سی بات پر فساد اور تکرار کرنا نامناسب معلوم ہوتا ہے آیندہ تمکو اختیار ہے

[1] نوٹ۔ اسوقت مین دہلی مین ہون اور اسباب لاہور مین ہے اسواسطے وہ عبارت یہان نہین لکھی جاسکتی انشاء اللہ تعالیٰ کسی اور مقام پر وہ عبارت محل بر محل جیسا مناسب ہوگا لکھی جاویگی۔ "مؤلف"۔

میری یہ بات سنکر دونین بوڑھے بڑے سکھہ صاحب تو خاموش ہو گئے اور شرمندہ سے ہوکر ان دونون ہندوؤن سے منہ پھیر لیا اور کچھہ نہ بولے اور دوسرے جوان اور جوشیلے سکھون کو بھی تکرار سے روک دیا اور کہا دیکھو میان مسلمان نے کیسی سچی بات کہی ہے۔ یہ حقہ پیو مین تو ہمارا کیا بگڑتا ہے انجمن مین سے بھی تو دسوان نکلتا ہے ہر قوم مین دانا اور عقلمند شریف الطبع لوگ بھی ہوتے ہین جو اچھی بات کو قبول کرتے اور سمجھانے سے سمجھہ جاتے ہین مگر سمجھانیوالا حسب تعلیم قران مجید و ادعو الی السبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ کے چاہیئے۔ پھر مین نے سنار اور کھتری سے کہا کہ حقہ ایسی چیز ہے کہ اگر تھوڑے دیر اسکو بخلاف افیون کے نہ پیا جاوے تو پینے والا مرتا نہین اور نہ کچھہ بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے سوائے اس کے کہ ایک طلب ہوتی ہے جو کچھہ عرصہ گذرنے پر طبیعت مانگتی ہے اگر تم اسوقت چلم یا حقہ نہ پیو تو اسمین تمہارا کیا حرج ہے اس مین رفع شر بھی ہے اور ایک لغو کام سے بھی بچتے ہو۔ دیکھو ہمارے ایک دوست ڈاکٹر محمد اسمعیل خانصاحب مرحوم حقہ بہت ہی کثرت سے پیتے تھے آخر انہون نے ایک دم چھوڑ دیا ان کا کچھہ بھی نہ بگڑا سکھون مین لاکھون آدمی ہین جو حقہ نہین پیتے ان کو کچھہ بھی ضرر اور نقصان نہین ہے بلکہ برخلاف تم لوگون کے زیادہ قوی اور تندرست ہین حقہ تو حقہ مین نے ایسے افیون پینے والون کو جو چھٹانک بھر روز کہاتے تھے دیکھا ہے کہ انہون نے اس افیون کو ایکدم ترک کر دیا وہ اچھے بچے ہین۔ چنانچہ جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جب قادیان حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بیعت سے مشرف ہوئے تو ایک دم افیون ترک کر دی وہ افیون بھی معتاد سے زیادہ کہاتے تھے ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا بلکہ اور زیادہ تندرست اور قوی ہو گئے وہ ہندو میری یہ بات سنکر حقہ پینے سے باز رہے اور آگ وہ چلم چھینکدی۔

اس موقعہ پر ایک بات یاد آجاتی ہے۔ یہ بھی لکھنا غیر مناسب نہ ہوگا۔ کہ جن دنون مین حضرت امام ہمام علیہ السلام کی طرف سے خطوط کے جواب لکھا کرتا تھا تو مجملہ اور مسائل کے حقہ کی نسبت بھی ہماری جماعت کے احباب دریافت کیا کرتے تھے کہ ہمین حقہ پینے کی عادت ہے اسکی نسبت حضور کا کیا فتوی ہے حکم ہو تو ہم ترک کر دین۔ پس حضرت اقدس علیہ السلام نے مجھے یہ حکم دیا تہا کہ ہمارے پاس مختلف مضمون کے خط آتے ہین بعض دعا کے لئے آتے ہین سو اسمین ہمارا قاعدہ یہہ ہے کہ جس وقت کسی کا خط دعا کے لئے آتا ہے تو ہم اسی وقت دعا کر دیتے ہین اور جب وہ یاد آتا ہے تب بھی دعا کیا کرتے ہین سو ایسے خطوط کا جواب تو یہہ لکھہ دیا کرو کہ ہم نے دعا کی ہے اور کرتے رہینگے اور چاہیئے کہ دعا کے لئے یاد دلاتے رہو۔ اور بعض خطوط مسائل دریافت کرنے کے بارہ مین ہوتے ہین پس جو مسئلہ ایک دفعہ تمکو کسی کے دریافت کرنے پر بتلا یا جاوے تو وہ ہمیشہ بے پوچھے لکھہ دیا کرو اور جو نیا مسئلہ ہو وہ دریافت کر لیا کرو اور بعض خیریت دریافت کیا کرتے ہین ان کو خیریت کی اطلاع دیدیا کرو اور بعض جواب نہین چاہتے وہ صرف اپنی یاد دہانی کے لئے خط لکھتے ہین انکو جواب دینے کی ضرورت نہین ہے تاوقتیکہ وہ جواب طلب نکرین۔ اور بعض خطوط ہمارے متعلق ہوتے ہین ہم پڑھکر خود ہی جواب دینگے۔ اس بنا پر آپ فرماتے کہ حقہ کی نسبت ہمارا کوئی نیا فتوے نہین ہے بہتر ہے کہ آہستہ آہستہ چھوڑ دو کہ جسمین تکلیف نہ ہو۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ دارالامان مین کسی شخص نے ذکر کیا کہ حضرت اقدس امام الائمہ مسیح موعود علیہ السلام نے آج تمباکو کے کھانے اور پینے کی حرمت کا فتوے دیا ہے چونکہ مین تمباکو یعنی زردہ پان مین بوجہ دانتون کے درد کے کھاتا تہا حرمت کا فتوے سنکر متفکر ہوا اور سوچا کہ اگر حضرت اقدس نے درحقیقت حرمت کا فتوے دیا ہے تو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اسیوقت مین سب کام چھوڑ کر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا تو آپ نے میری آواز سنکر دروازہ کہولدیا اور فرمایا صاحبزادہ صاحب کیسے آئے۔ مین نے عرض کیا کہ حضور نے تمباکو کی نسبت حرمت کا فتوے دیا ہے فرمایا نہین تم سے کس نے کہا مین نے عرض کیا کہ فلان شخص نے ابھی کہا ہے حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کو بلوایا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ انہون نے کسی عورت سے سنا ہے تب حضرت اقدس علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ سمجھنے مین غلطی رہی ہم نے توکل یہ بیان کیا تھا کہ تمباکو پینے اور کھانے کی نسبت بہت آدمی دریافت کرتے ہین کہ یہ حرام ہے یا مکروہ یا جائز سو ہماری جماعت کے لوگونکو معلوم رہے کہ ہر ایک لغو چیز سے حتے الامکان بچنا اور پرہیز کرنا لازم ہے ہم کوئی نئی شریعت نکالنا نہین چاہتے جو کسی چیز کی حلت و حرمت کا فتوے بغیر دلائل شرعیہ اپنی طرف سے دین یہ تو ان دابۃ الارض مولویون کا کام ہے کہ اپنی طرف سے نئی شریعت ایجاد کرتے ہین اور خدا اور رسول کے احکام کی کچھہ پرواہ نہین کرتے۔ باقی آیندہ

منقولات

اشاعت اسلام

آج اسلام جس کمزور حالت مین ہے اوس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیا گیا اور اپنے نوجوانون اور آیندہ نسلون کی حفاظت نہ کی گئی تو اسلام ایک ایسی مضطرب کیفیت اختیار کر لیگا جس کا خطرہ نہایت قوی ہے اور جس کا انجام و مآل موت ہے۔

علماء اسلام اور اسلامی اخبارات متنبہ ہون جمود و خمول کی زندگی چھوڑ دین اور حمیت و غیرت دینی سے کام لین۔ مسیحیت جس طریقہ پر کام کر رہی ہے اس کے نتایج بتلا رہے ہین کہ اگر علماء اسلام اور اسلامی اخبارات تبلیغ و اصلاح کے کام سے اسی طرح غافل رہے تو ہماری آیندہ نسلین شکوک و شبہات مین مبتلا ہو کر اور ہمارے ہاتھ سے نکلکر مسیحیت کی نذر ہو جاینگی۔

مسلمانون کی ابتدائی اور موجودہ حالت پر ایک مبصر نظر ڈالکر دیکھئے تو اونکی اوس حیرت انگیز انقلاب پر جو دونون زمانون کے درمیان پایا جاتا ہے کچھ بھی حیرت نہ ہوگی۔ کیونکہ اسلام کا ابتدائی زمانہ جس پاک طریقہ کا جامع تہا اور جو اخلاص حمیت و غیرت دینی اور اتحاد وطن پرستی اوس وقت پائی جاتی تہی وہ اب بالکل مفقود ہے مسلمان اسوقت اخلاص اتحاد وطن پرستی اور حمیت و غیرت دین سے خالی ہین اور اسی وجہ سے یہ دن بدن ضعیف ہوتے چلے جاتے ہین مسلمانون کے قلوب سے قرآن مجید کی وہ محبت اور کلام رسول اللہ صلعم کی وہ عظمت نکل گئی ہے جو قرون اولے مین پائی جاتی تھی اور یہی ایمان و اسلام کا حقیقی سرچشمہ ہے جس کے مفقود ہونے سے ضعف ایمان و اسلام ظاہر ہے۔

سب سے زیادہ افسوسناک امر جو آجکل مسلمانون مین پایا جاتا ہے اور جس نے مسلمانون کو نہایت کمزور اور ذلیل بنا دیا ہے وہ یہ ہے کہ ان مین سے نہ صرف اسلامی غیرت ہی مفقود ہے بلکہ وہ اُس وطنیت جنس سے بھی بہرا ہین جو اہم نقار قوم کے لئے ضروری ہے اور جو آجکل مسیحیت مین پورے طور پر موجود ہے۔

افسوس ہے اوس قوم پر جسکی حالت یہہ ہو کہ اوس نے ابتدائے زندگی سے لیکر ہمیشہ ترقی کی ہو اور اب تفرق و اختلاف مین مبتلا ہو اور شخصیت اور مصلحت شخصیہ کو پسند کرنے لگی ہو نبلاد اسلامیہ سے لیکر تمام دنیا مین آج مسلمانون کی حالت جیسی ناگفتہ بہ اور حسب اللذات مین مبتلا ہے اوسقدر کسی قوم کی نہین۔

یہی وہ ضعف اور عیب ہے جس کی وجہ سے مسلمان فلاحیاب قوم نہین نہ وہ کوئی مہتم بالشان کام انجام دے سکتی ہے نہ کسی چیز کے ایجاد مین اوسے اعانت مل سکتی ہے اور نہ وہ شرکت و اتحاد سے اپنی زندگی کو بہترین زندگی بنانے مین کامیاب ہو سکتی ہے۔

اسوقت ہمارے سامنے مصر کی "موتمر الاسلام" موجود ہے جو عرصہ سے قائم ہے لیکن مسلمانون کی بے توجہی اور نااتفاقی سے وہ اپنی مقاصد کو حسب ضرورت و خواہش پورا نہ کر سکی۔

ایہا المسلمون

مسلمانون کی موجودہ ناپاک کمزور اور غیر مستقل زندگی اور مسیحیت کی چالاکی و چابکدستی نے مجھے مجبور کیا ہے کہ مین مسلمانون کی غفلت سے متنبہ کرون تاکہ وہ کہین چندے اور اسی غفلت مین رہکر دین و دنیا سے ہاتھ نہ دھو بیٹھین اور پھر اسلام کی ہستی ایک ایسے خطرہ مین مبتلا ہو جائے جس سے مخلصی اور نجات دشوار ہو۔

اب مجھے اس موقع پر یہ بیان کرنا ہے کہ وہ کونسی شے ہے جس کا ذکر مسلمانون کے قلوب مین اثر کرے اور انھین اسلام کی خدمت پر آمادہ کر دے یا مسلمان اس امر سے متنبہ ہو سکتے ہین کہ جس طرح اون کے اسلاف حمیت و غیرت دین کی بدولت نیکنامی اور عزت و آرام سے زندگی بسر کر گئے اور آجکل کے مسلمان اون سے معرا ہونے کی وجہ سے ذلیل زندگی بسر کر رہے ہین اوسی طرح مسلمانون سے کام لین کیا مسلمانون کو اس امر سے عبرت ہو سکتی ہے کہ مسیحیت آج مسلمانون کو اپنی جانب کس طرح کھینچ رہی ہے اور مسلمان کھیچے چلے جا رہے ہین۔ اور اسلام کی پناہ سے دور ہو کر مسیح کی پناہ ڈھونڈ رہے ہین۔

کیا وہ حروب صلیبیہ جن مین مسیحیت نے اسلام کے معابد کو جگر خراش قصادم سے پامال کیا تھا مسلمانون کی تنبیہ کے لئے کافی ہو سکتی ہین۔ حرب طرابلس الغرب اور مراکس کی خون رلانے والی تسبا ہی

مسلمانون کے لئے کیا کوئی نتیجہ خیز عبرت پیدا کرنیوالی ہے جس سے وہ غفلت کی زندگی سے متنبہ ہو کر اسلام کی صحیح زندگی اختیار کر سکین
مذکورۃ الذکر واقعات وہ ہین جن سے اسلام کی زندگی کا خاتمہ مقصود تھا اور آیندہ بھی ہے لیکن افسوس ہے کہ مسلمان عبرت نہین پکڑتے اور ہمیشہ جسقدر اسلام کی رفتار کو اپنے لئے خطرناک خیال کرتی ہے مسلمان اوسیقدر غافل ہوتے جاتے ہین۔

کیا مین امید کرون کہ مسلمان اس مسئلہ مین تاریخی جغرافی اور اعتقادی حیثیت سے ایک وسیع معلومات حاصل کر کے تبلیغ کی ضرورت کو مقدم سمجھین گے اور اس اہم کام کی انجام دہی کو اپنی زندگی کا فرض اولین خیال کرینگے۔

ادیب ممدوح نے اپنے مضمون مین جن باتون پر روشنی ڈالی ہے وہ اس حیثیت سے کہ واقعات ہین مزید تشریح کے محتاج نہین حقیقت مین مسلمانون کی بے پرواہی اور غفلت نے آج اسلام پر جو بناوی ہے اوس کی نوعیت نہایت خطرناک پہلو اختیار کرتی جاتی ہے ممدوح نے ایک جگہ "موتمر الاسلامی" مصر سے مسلمانون کی بزدلی کا بھی اظہار کیا ہے جو نہ صرف افسوسناک امر ہے بلکہ آٹھ آٹھ آنسو رُلا دینے والا واقعہ ہے۔

آہ! ہندوستان کی حالت اس سے بھی زیادہ غم افزا ہے یہان جو انجمنین کچھ کام کرنے والی ہین ناخدا ترس طالب شہرت خود پسند مغرور اور اسلام کی ذلت آفرین زندگی کے خواہان اون کی زندگی کے درپے ہین خدا وند تعلےٰ مسلمانون کی حالت پر رحم فرمائیے اور ایسے ظالم بیحیا جفاکار اور دشمن اسلام و مسلمانان مسلمانون سے اسلام کو محفوظ رکھے جو خدمت اسلام کرنے والے لوگون کی زندگی کو ہدف ملامت بنا کر عاقبت کی تاریکی کے خواہان ہین۔ اللھم احفظنا من شر و راعدائنا آمین ثم آمین۔

(المشیر)

حق نما [illegible]

ڈائمنڈ ہال گجرات پنجاب

محصولڈاک قائم شدہ ۱۸۹۷ء ذمہ خریدار

(مقبول عام ضروری اور کار آمد اشیاء کا پنجاب بھر مین اپنی طرز کا پہلا سٹور)

سرمہ قوی البصر آنکھون کی تمام شکایتون کے لئے (جو لاعلاج یا محتاج اپریشن ہو لیا) یعنے دھندہ جالا۔ غبار۔ خارش۔ پانی گرنا۔ سرخی۔ ضعف ابر ناخنہ۔ پڑبال اور ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے ہر درجہ کے معززین کی تحریری شہادتون سے ہر عمر کے لئے مفید مانا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ا تولہ ۸/ ۲ تولہ ۱۴/ ۳ تولہ عہ/ ۴ تولہ عصہ/ ۵ تولہ ع/

سرمہ لگانیکی سلائی ۱۲ طبی اصول پر تیار کیگئی ہے۔ یہ سلائی خالص چاندی کی بنا کر سرون پر خالص سونا چڑہایا گیا ہے۔ قیمت فی سلائی عہ/

کنول ہیر آئیل مذیاجدید کی بیمثل ایجاد ہے۔ اسکی خوشبو جو اعلیٰ قسم کے تازے اور دلکش پہولون سے نکالی گئی ہے ایسی نفیس اور خوشگوار ہے کہ صاحب ذوق پہڑک اٹھین۔ قیمت فی شیشی ۸/

ہیکون کی خوشبو ۹۲۳ ساخت ولایت۔ ہندوستان کے بنے ہوئے عطر انکے سامنے ہیچ ہین۔ ہم ذیل کی خوشبوئیان کارخانہ کی سربند شیشیون مین فروخت کرتے ہین۔ عنبر۔ چنبیلی کستوری۔ نرگس۔ گلاب۔ کیوڑا۔ خس۔ موتیا۔ قیمت فی شیشی عہ/

صابن چنبیلی ۲۵۵ لنڈن کے نامی کاریگر کا بنا ہوا خالص چنبیلی کے پہولون کی خوشبو۔ تین ٹکیا کا بکس قیمت عہ/

کھانسی کی گولیان ۲۳ یہ گولیان شیرخوار بچون سے بوڑھون تک ہر عمر مین کھانسی کو خواہ کس شدت سے ہو فوراً دور کرتی ہین۔ ہمیشہ کی کھانسی اور رکو کر کھانسی کو از حد مفید ہین۔ فی پیالہ گولیکا بکس ۸/

بال سیاہ کرنیکا خضاب ۲۷ یہ خضاب ایک ایسے نامی کارخانہ کا بنا ہوا ہے جسے قائم ہوئے ۱۲۸ سال ہوئے ہین عام خضابون کی طرح یہ دو شیشیون مین نہین ہے۔ ایک ہی شیشی مین ہوتا ہے اسلئے اسکے استعمال مین مطلق تکلیف نہین ہے اسکو لگانیسے بال آناً فاناً مین سیاہ ہوتے ہین جسم پر کوئی داغ یا دہبہ نہین پڑتا۔ قیمت فی شیشی عصہ/ برش وغیرہ شیشی کے ہمراہ مفت ملتا ہے۔

نوایجاد دستاویز گراف پن ۲۷ یہ ایک ہی قلم دو قلمون کا کام دیتی ہے اسکے دونو طرف علیحدہ علیحدہ پوائنٹ ہین ایک سیاہی کیلئے دوسرا سرخی کیلئے انمین نہین ہین لگائی جاتین ہونٹون پر سیاہی اترتی ہے۔ یہ قلم مدتون کام دیتی ہے قلم کی لمبائی معمولی پانچ انچ ہے۔ یہ انگلینڈ مین عمدہ و لکیناٹیٹ سے بنائی گئی ہے استعمال مین زیادہ پائدار ہے۔ قیمت فی قلم عہ/

مفصل اشتہارات اور مکمل فہرست ۲۰ صفحہ جسمین ۵۰ سے زیادہ نفیس اور کارآمد چیزون کا ذکر ہے۔ طلب کرنے پر بلاقیمت ارسال ہوتی ہے۔ ملنے کا پتہ

شیخ غلام رسول جنرل مرچنٹ سوداگر ادویہ (ڈائمنڈ ہال) گجرات پنجاب

مختصر فہرست کتب موجودہ الحق ایجنسی

اسلام ترک اسلام دہرم پال کا جواب قیمت صرف ۶/

وید انجیل اور قرآن کا خدا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۱/

رسالہ گوشت خوری آریوں کے اعتراضات گوشت خوری کا رد گوشت خوری کا ثبوت۔ نقلی و عقلی ثبوت۔ قیمت ۲/

پیغام صلح آریوں سے شرائط صلح۔ قیمت ۱/

کفارہ لاجواب رسالہ رد کفارہ عیسائے و انصارے دین قیمت ۱/

بھونچکا۔ رد تناسخ میں عمدہ رسالہ ہے قیمت ۲/

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ۱/

تیغ صفا بر بمقابلہ آریہ آریوں کے عقائد کی تردید۔ قیمت ۱۲/

دیانند کی لاتفسیر ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی واعظ ہر دو ان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۴/

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے جو جگہ ہندوستان آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید میں انعامی ۹ ہزار روپیہ شائع کی تھی جسکا آجتک جواب نہیں دو جلدوں میں قیمت ہر دو حصہ مجلد ہے غیر مجلد ...

حدوث دنیا۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں قیمت ...

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز علام حیدر مرتد کے ضمیمہ ... کا ترکی بہ ترکی جواب قیمت ... روپیہ ... نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس میں مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت ہے گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام

قیمت ... فی درجن ... نسخے

پیدائش عالم اس رسالہ میں دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جن سے وہ دنیا کو ازلی ابدی مانتے ہیں۔ اور کتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلوں سے جو آریوں کی مسلمہ ہیں دنیا کا حدوث اور ہر ایک فلسفہ عالم کی پیدائش ثابت کر دی ہے۔

قیمت ...

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی دیانند کے ان مختلف سوالات کے جواب جو مسلمانوں سے ... کئے تھے۔ قیمت ...

کتب انگریزی در رد آریہ

تحفۃ الہند انگریزی یہ وہ مشہور کتاب ہے جو مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نومسلم نے سب سے پہلے ہندو مذہب کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیئے تصنیف کی جس کی لاکھوں جلدیں ہندوستان میں چھپ چھپ بار بار چھپکر فروخت ہوتے ہیں۔ اس نادر کتاب کو اب ایک قابل انگریزی دان مسلمان نے اردو سے انگریزی میں قابل داد ترجمہ فرمایا ہے۔ انگریزی خوان پبلک اس ترجمہ کی قدر کرے۔ چند نسخے ہم نے منگائے ہیں۔ قیمت صرف ...

ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب کا رد انگریزی میں پنڈت دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں جو ایک باب برخلاف مذہب اسلام لکھا ہوا ہے۔ اس کا لاجواب رد بزبان انگریزی قابل مصنف نے شائع کیا ہے۔ چند نسخے موجود ہیں۔ جلد خریدو!

قیمت صرف عہ

رسالہ گاؤکشی و گوشت خوری مسئلہ گاؤکشی اور گوشت خوری پر لائق مصنف کی جدید تصنیف انگریزی میں قیمت ...

دہرم پال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ۱/

تصدیق کلام ربانی بجواب اسلام کے بانی کی کہانی۔ مراری لال آریہ اپدیشک کے نامعقول پر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ کا مکمل و مفصل جواب۔ ضخیم کتاب قیمت صرف ۸/

ضرورت زمانہ آریوں کے یکصدان بڑے بڑے اعتراضوں کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہیں ہر ایک مسلمان اس کو خرید کرے۔ قیمت ۸/

وید کے ظہور میں فتور مضمون نام سے ظاہر ہے

قیمت صرف ۱/

خطبات احمدیہ مصنفہ سرسید مرحوم بجواب ولیم میور۔ ایڈیشن اول

قیمت مجلد صرف ...

تہذیب الاخلاق سرسید مرحوم ایڈیشن اول ۲ جلد مکمل مجلد رعایتی قیمت ...

الحق مباحثہ ایڈیٹر اہلحدیث و ایڈیٹر الحق کا جو دہلی میں ہوا مع مفصل روئداد۔ قیمت صرف ...

باہتمام ... منیجر ... اسلم علی صاحب ... پرنٹر و پبلشر ... الحق پریس دہلی میں چھپ کر ... دفتر ... سے شائع کیا